علاج، ہر کسی کو حسبِ ضرورت لباس اور بلا کرایہ مکان میسر رہے۔

اس کے ثبوت کے لیے حضرت عمرؓ کا تاریخی واقعہ کافی ہے کہ ان کے عہدِ خلافت میں ایک شخص نے آپ کو جَو کی روٹی کھاتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یا امیر المومنین مصر فتح ہو چکا، مصر کی گندم یہاں پہنچ چکی ہے اور آپ اب بھی جَو کی روٹی کھا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا کہنا درست ہے مگر ابھی تک مجھے یہ یقین نہیں ہوا کہ عوام کے ہر فرد تک گندم پہنچ چکی ہے۔ پس اس واقعہ کے مطابق کھل کر ثابت ہو چکا کہ اگر طبلہ، سرنگی اور ناچ گانا حلال بھی ہو تو کسی مسلمان سربراہ کا ذہن جو عوام کی ربوبیتِ عالمینی کے لیے وقف ہو چکا ہے۔ اس کی طرف جا ہی نہیں سکتا، چہ جائیکہ اللہ کی طرف سے موسیقی کی دونوں قسموں، ساز اور آواز مُكَاءً وَتَصْدِيَةً تالیوں اور سیٹیوں دونوں کی مذمت موجود ہو اور اللہ تعالیٰ کے عظیم المرتبت نبی داؤد اعظم خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے باجے گاجے اور ناچ گانے میں مشغول پائے جائیں اور اسلحہ سازی کے حکم باری کے خلاف نئے سے نئے ساز، طبلہ، سارنگی، ستار، اکتارہ، جھانجھ، کھنجری اور گھنگھرو ایجاد کریں۔ ناچا اور گایا کریں۔ العیاذ باللہ!

اسرار احمد سہاوری

طبلِ جنگ

ہشیار ہو غافل کہ بجا ہے طبلِ جنگ
نغمے کی صدا تیز ہو، لَے ہو بلند آہنگ

جھنکار سلاسل کی صدا دیتی ہے ہر دم
جینا ہے غلامی کا تجھے موت کا ہم رنگ

مُستقل ہے ضروری تبر و تیغ کی ہر دم
فرمانِ نبیؐ ہے کہ نہ کھا جائے انھیں زنگ

اٹھ تجھ کو بلاتی ہے صدا آہ و فغاں کی
خونِ شہدا سے کہ رکوہ ہے اثر رنگ

شمشیر و سناں چوم کے نکلے چلو سوئے ہیجا
کم حوصلگی غیرتِ ایماں کو ہے صد ننگ

اب آتشِ نمرود دہکتی ہے چمن میں
"بلبل فقط آواز ہے طاؤس فقط رنگ"

نغموں کی جگہ گریۂ پیہم کی صدا سن
ہے باعثِ صد شرم، تجھے اب ہوس چنگ

ناتقشِ جہد ماند نہ پڑ جائے کہیں سے
خونِ شہدا اس کو بنا دیتا ہے خوش رنگ

ہے قوتِ ایماں کا یہ ادنیٰ سا کرشمہ
آئے بروئے کار تو رہ جائے کفر دنگ

ماتم کی صدائیں چلی آتی ہیں چمن سے
اب نغمہ سرائی ہے تری باعثِ صد ننگ

بیدار ہو اب وقت نہیں سستِ روی کا
غفلت ہے تری شیشۂ ایماں کے لیے سنگ

ہر سمت تباہی کے ہیں آثار ہویدا
ہر جا در و دیوار نظر آتے ہیں شبرنگ